© rasailojaraid.com

— "سید صاحب کو بزرگی اور بڑائی کی ڈینگیں مارنے کا بہت شوق تھا۔" (ص ۳۰)

— "اگر آپ یوں کہہ لیں کہ دعوتِ طعام کے لیے در بدر پھرتے رہے تو بیجا نہ ہوگا۔" (ص ۴۰)

— "مگر حصولِ زر کے لیے مکہ مکرمہ جیسے مقام پر بھی کیمیا گری کرتے رہے۔" (ص ۶۱)

— "انہیں سے معلوم ہوا کہ لوگ عام طور پر سید صاحب کو انگریزوں کا جاسوس سمجھتے ہیں۔" (ص ۶۵)

— "متذکرہ عبارت پر مؤلف کا نوٹ ہے کہ "آخر عام لوگوں میں جو شہرت ہوتی تو اس کی کوئی بنیاد ضرور ہے۔" (ص ۷۵)

— (جنگ شیدو کے زیرِ عنوان) "۳۰، ۳۵ ہزار سکھوں کے مقابلے سے ایک لاکھ اصحابِ فیل میدانِ جنگ سے ایسے بھاگے کہ ایک دوسرے کو روندتے چلے جا رہے تھے" (ص ۹۱)

— (مجاہدین کے متعلق) "وہ دنیا پرست تھے، علماءِ سود تھے۔" (ص ۱۲۳)

— "سید صاحب اور وہابی مجاہدین کی مخالفت کا سبب وہابیانہ عقائد اور قاضیوں کی بدکرداری تھی۔" (ص ۱۲۶)

— "سید صاحب سکھوں کی شکست سے اتنے خوش نہ ہوتے تھے جتنے مسلمانوں کی شکست سے مسرور ہوتے۔" (ص ۱۳۴)

پوری کتاب تو نقل نہیں کی جا سکتی، بس ان چند شگوفوں سے پوری بہارِ گلستان کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کے شرف کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے پانچ تقریظ نگاروں میں اوّل نام جناب پیر محمد کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف کا ہے۔

بیسویں صدی کی اسلامی تحریکیں از استاد شہید آیت اللہ مرتضیٰ مطہری۔ ترجمہ ڈاکٹر ناصر حسین نقوی۔ ناشر: انتشاراتِ مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان۔ بہ تعاون رائیزنی سفارت جمہوری اسلامی ایران۔ راولپنڈی (غالباً برائے مفت تقسیم)۔

۱؎ ظاہر ہے کہ آج تک جتنی بھی بڑی تحریکیں دین کے لیے اٹھی ہیں، ان کے خلاف اسی طرح کے شبہات پھیلائے جاتے رہے ہیں۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com